صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 27 فروری 2018ء بمطابق 10 جمادی الثانی 1439 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

وَقَالُوٓا أَءِذَا ضَلَلْنَا فِى الْأَرْضِ أَءِنَّا لَفِى خَلْقٍ جَدِيدٍۭ بَلْ هُم بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ كَٰفِرُونَ O قُلْ يَتَوَفَّىٰكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِى وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ O وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُوا رُءُوسِهِمْ عِندَ رَبِّهِمْ رَبَّنَآ أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَٰلِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ O وَلَوْ شِئْنَا لَءَاتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَىٰهَا وَلَٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّى لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔

(ترجمہ): اور کہنے لگے کہ جب ہم زمین میں ملیامیٹ ہو جائیں گے تو کیا از سر نو پیدا ہوں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے جانے ہی کے قائل نہیں۔ کہہ دو کہ موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے تمہاری روحیں قبض کر لیتا ہے پھر تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور تم (تعجب کرو) جب دیکھو کہ گنہگار اپنے پروردگار کے سامنے سر جھکائے ہوں گے (اور کہیں گے کہ) اے ہمارے پروردگار ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا تو ہم کو (دنیا میں) واپس بھیج دے کہ نیک عمل کریں بیشک ہم یقین کرنے والے ہیں۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت دے دیتے۔ لیکن میری طرف سے یہ بات قرار پا چکی ہے کہ میں دوزخ کو جنوں اور انسانوں سب سے بھر دوں گا۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: ایک اعلان میں پھر کرنا چاہتاہوں کہ جمعہ کو ان شاء اللہ تعالیٰ گیارہ بجے تمام ایم پی ایز سے ریکویسٹ ہے کہ وہ اپنی حاضری یقینی بنائیں، اسمبلی فوٹو پوری اسمبلی کا، ایم پی ایز کا ایک جوائنٹ فوٹو نکالیں گے۔

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ہاں جی، ایک منٹ، یہ Friday کو گیارہ بجے گروپ فوٹو، گروپ فوٹو پوری اسمبلی کا With a cup of tea۔ جی جی، بیٹنی صاحب۔

رسمی کارروائی

جناب محمود احمد خان: مهربانی، سپیکر صاحب۔ نن چې دا کومه ایجنډا ده سپیکر صاحب! ډیر افسوس سره مونږ دا خبره کوؤ چې زمونږ دلته یو Colleague، ملګرے چې کوم اووژلے شو، مړ ئے کړو او یو بل کس چې کوم نن دلته راغلے دے قاتل، چې ټولې دنیا ته پته ده، هغه Arrest دے او نن د حلف د پاره دلته ځکه راغلے دے چې د ده د سینیټ ووټ دے، ډیره افسوس سره سپیکر صاحب! دا خبره کومه چې دا ستا کرسئ ده او دلته چې دا کوم ممبران مونږ راځو او دا کومه خبره چې دا کوم زمونږ ملګرے دلته سورن سنګھ چې هغه په کومې بې دردئ سره، کوم مشکلات سره هغه ئے وژلے وو او سپیکر صاحب! نن د یو ووټ د پاره، د هغه د یو ووټ پرچئ د خاطر د پاره هغه کس نن دلته راغلے دے، تاسو راوستے دے، ستاسو حکومت راوستے دے، مونږ د اپوزیشن چې شومره ملګری یو، په دې باندې دا خپل الفاظ، دا کوم خپلې خبرې، دا مذمت کوؤ چې سپیکر صاحب! دا زیاتے دے او دا زیاتے کړے دے تاسو۔

جناب سپیکر: جی جی، مشتاق غنی صاحب، شاہ فرمان، شاہ فرمان، شاہ فرمان صاحب، شاہ فرمان صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! مجھے پتہ ہے کہ ہمارے دوستوں کو بھی اس بات کا احساس ہے کہ ہائی کورٹ کے آرڈر کے مطابق یہ ہوا، جناب سپیکر! چونکہ ہائی کورٹ کا آرڈر آپ کو ایڈریس کیا گیا ہے اور آپ کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ Produce کریں تو میں جناب سپیکر! آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ آرڈر آپ پڑھ کے سنائیں اس ہاؤس کو کہ وہ کونسا آرڈر تھا جس کے تحت آپ کو Comply کرنا پڑا۔ جوڈیشل

ویسے جناب سپیکر! جب بھی عدالتیں کوئی فیصلہ کرتی ہے اور اس کو سیاسی رنگ دیا جاتا ہے، یہ کوئی اچھی روایت نہیں ہے، میری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ آپ وہ آرڈر پڑھ کے سنائیں کہ وہ کونسا آرڈر ہے جس کے تحت آپ کو یہ کرنا پڑا؟

جناب سپیکر: ایک منٹ، لطف الرحمان صاحب! میں صرف آرڈر پڑھ کے سناتا ہوں، پھر آپ کو، ایک منٹ آپ کو موقع دیتا ہوں، آپ کو موقع دیتا ہوں، تھوڑا وہ آرڈر پڑھ کے سناتا ہوں، اس کے بعد دیتا ہوں لطف الرحمان صاحب پھر نلوٹھا صاحب کو۔

"The Worthy Speaker of the Khyber Pakhtunkhwa Provincial Assembly shall issue order of the production of petitioner in order to administer oath as Member Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa on minority seat in terms of Article 65 of the Constitution in the first coming session of the KPK Provincial Assembly, if it is not already in session, the petitioner shall also be entitled to cast his vote for election of Senate in forthcoming Senate election and the worthy Speaker shall issue production order on the day of Senate election in order to make the presence of petitioner for the purpose".

یہ ہائی کورٹ کا آرڈر ہے۔ جی لطف الرحمان صاحب پلیز، لطف الرحمان صاحب۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): شکریہ، جناب سپیکر۔ آپ نے، محمود خان نے پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کی ہمارے اس نئے ممبر کے حوالے سے جو یہاں اسمبلی میں تشریف لائے آج حلف اٹھانے کیلئے اور آپ نے بھی ہائی کورٹ کا آرڈر سنا دیا ہے اور اس حوالے سے اس کا وہ حق بنتا ہے کہ آپ نے اس کو اجازت دی اور حلف لینے کیلئے آیا ہے اور میرے خیال میں اس بنیاد پہ شاید اس کو ووٹ کا حق بھی حاصل ہے کہ وہ ووٹ سینیٹ کا استعمال کر سکے لیکن بات بنیادی یہ ہے کہ ہر حکومت کو ہائی کورٹ کے فیصلے کے حوالے سے اعتراض ہو تو وہ آگے اس کو چیلنج کرتی ہے اور سپریم کورٹ میں جاتی ہے لیکن حکومت نے اس کو چیلنج نہیں کیا جس سے میں یہ سمجھ رہا ہوں یا اپوزیشن یا یہ ہاؤس اس حوالے سے یہ سوچتا ہے کہ سورن سنگھ شاید آج فوت ہو گیا ہے، آپ کی نظر میں آج وہ فوت ہوا ہے، اب تک آپ کی ہمدردی اور وہ سب کچھ آپ کا اس کے ساتھ تھا اور ہماری ہمدردی بھی تھی کہ ہماری اس اسمبلی کے کسی ممبر کو قتل کیا جائے تو اس سے بڑی افسوسناک بات نہیں ہو سکتی لیکن حکومت کے اس رویے پر کہ وہ اس کو چیلنج نہیں کر سکی، اس کو چیلنج کرنا چاہیئے تھا، اپنے سورن سنگھ کا

دفاع کرنا چاہیئے تھا اس حوالے سے، تو وہ انہوں نے نہیں کیا اور اس کو راستہ دیا اور صرف سینیٹ کے ووٹ کی خاطر کہ وہ آئے اور حلف اٹھائے اور سینیٹ کا ووٹ وہ استعمال کر سکے، تو ہمیں جو افسوس ہے یا اپوزیشن آج اس حوالے سے اس پہ بات کر رہی ہے تو ایک بنیادی بات کہ وہ بھی ہمارا ایک ممبر تھا، آپ ہی کی پارٹی کا ممبر تھا، آپ ہی کیلئے لڑائی لڑتا تھا لیکن چونکہ اسمبلی کا ممبر تھا تو اس حوالے سے ہماری ہمدردی اس کے ساتھ تھی، اس حوالے سے بھی اور گناہ کوئی بھی کرے، سزا اس کو عدالت نے دینی ہے، آپ نے نہیں دینی، ہم نے نہیں دینی لیکن یہ ہے کہ اس رویے کے حوالے سے ضرور ہمیں افسوس ہے جو اس وقت حکومت کے حوالے سے ہے۔ شکریہ جناب۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ آج میں یہ سمجھتا ہوں کہ محمود خان صاحب نے جس طرف نشاندہی کی ہے، آج کے حلف کی، سپیکر صاحب! سورن سنگھ اس اسمبلی، گو کہ اس کا تعلق تحریک انصاف سے تھا اور تحریک انصاف کیلئے وہ بہت لڑائی بھی لڑتا تھا یہاں پہ اسمبلی میں اور ایک ایسا واقعہ ہوا ہے کہ اس بندے نے اس کو اسلئے قتل کیا ہے کہ آج وہ اسمبلی کا ممبر بن رہا ہے اور سپیکر صاحب! آپ نے Production، آپ نے یہاں پہ رولنگ دی تھی، آپ نے رولنگ دی تھی کہ میں اس آدمی کو اسمبلی ہال کے اندر کسی صورت داخل نہیں ہونے دوں گا اور آج جس طرح آپ نے، (تالیاں) ہم یہ نہیں کہتے کہ ہائی کورٹ نے جو آرڈر دیا ہے، ہم عدالتوں کا احترام کرتے ہیں لیکن سپیکر صاحب! یہاں پہ اور بھی ہائی کورٹ کے آرڈرز آئے ہیں، ممبران اسمبلی کے فنڈز کے حوالے سے بھی آرڈرز آتے رہے ہیں لیکن حکومت نے Obey نہیں کئے ہیں، آج میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کو سپریم کورٹ میں جانا چاہیئے تھا اور اب بھی حکومت کو جانا چاہیئے۔ سپیکر صاحب! یہ تحریک انصاف کے اوپر ایک بدنما داغ لگے گا کہ تحریک انصاف ووٹوں اور نوٹوں کی سیاست کرتی ہے، آج اس بندے سے کسی صورت حلف یہاں پر نہ لیا جائے اور سپریم کورٹ میں ہائی کورٹ کے اس آرڈر کو چیلنج کیا جائے تاکہ سورن سنگھ کے جو بچے ہیں، یتیم بچے اور بچیاں اور پسماندگان اس کے خاندان کے، آج ان کے دل پر کیا گزرتی ہو گی سپیکر صاحب! جب کوئی ممبر اس بری نیت سے کسی ممبر کو قتل کرے اور پھر وہ صوبائی اسمبلی کا ممبر بن جائے تو کیا دوسرے ممبران کی زندگیاں

محفوظ رہیں گی؟ اسلئے اپوزیشن کی طرف سے ہمارا یہ پرزور مطالبہ ہے کہ کسی بھی صورت میں اس کا یہاں پہ حلف نہ لیا جائے، ہم پرزور احتجاج کریں گے اگر حلف لیا گیا تو۔

جناب سپیکر: جی، مفتی غفور صاحب! اس کے بعد شاہ فرمان صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریه، جناب سپیکر۔ سپکر صاحب! ما ته پرون د جناب آنجهانی ډاکټر سردار سورن سنگھ صاحب ځوئے آجے سنگھ خپل پیغام رااولیږلو، د پیغام په دوران کښې د هغه په سترګو کښې اوښکے وې او شاید چې هغه د خپل کوم سائې نه او د سوری نه محرومه شوے وو، د هغې سوری سره د وفا یو تمنا وه د پاکستان تحریک انصاف نه، بې شکه د عدالت د طرف نه آډر جاری شو، دا ستاسو د پارټۍ انټرنل مسئله ده خو زه د پارټۍ په حیث نه، زه نن د بونیر د یو نمائنده په حیث چونکه زما د حلقې باشنده وو، هلته پیدا وو، هلته دفن شو، زه د خپل د کلی والۍ په حیثیت باندې کم ازکم دا جرات نشم کولے چې د هغوی د قتل الزام په چا لګیدلے دے، عدالت د هغوی د دغې الزام نه بری کړی، زمونږ د سر تاج دے خو چې تر څو پورې د عدالت د طرف نه د هغوی د بری کیدو حکم نه وی جاری شوے او په دې ځائې کښې د د هغوی حلف اخستلے کیږی نو کم از کم ما ته خو خپل غیرت دا اجازت نه راکوی چې زه په دې هاؤس کښې په دې کرسئ باندې کښینم او زه به د پاکستان تحریک انصاف د هغې غیرت مندو ایم پی اے ګانو صاحبانو نه مطالبه کوم چې نن لږ رایاد کړئ، هغه خپل ملګرے رایاد کړئ، تاسو ته څنګه اجازت درکړی چې تاسو په دې کرسو باندې ناست یئ سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان، شاہ فرمان خان، ہاں اس کے بعد آپ کر لیں گے۔ شاہ فرمان صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، شاہ فرمان۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! اس ہاؤس کے اندر جو ماحول ہے اور جو Feelings ہیں، وہ بہت Genuine ہیں، آپ کو ہائی کورٹ نے آرڈر دیا، آپ نے ہائی کورٹ کے آرڈر کے ساتھ Comply کیا اور آپ نے اس کو Produce کیا اسمبلی میں، میں اپوزیشن کے ممبران اور گورنمنٹ کے ممبران سے درخواست کرتا ہوں،

ہم واک آؤٹ کرتے ہیں، آپ نے اپنی ڈیوٹی پوری کی، ہم اپنی ڈیوٹی پوری کریں گے، (تالیاں) ہم واک آؤٹ کرتے ہیں اور کورم پورا نہیں ہو گا تو آپ اوتھ نہیں لے سکتے۔

(اس مرحلہ پر حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے جملہ اراکین واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: گھنٹیاں بجائیں، دو منٹ کیلئے گھنٹی بجاؤ، دو منٹ کیلئے گھنٹی بجاؤ۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: کورم چیک کریں، کاؤنٹ، کاؤنٹ۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: The session is adjourned till Friday, 2nd March, the session is adjourned.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 02 مارچ 2018ء صبح گیارہ بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)